نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی--

قیمت سالانہ بلا محصول ...

قیمت سالانہ مع محصول ...

نمبر ۲۲ - جلد ۱۱

لودیانہ ۳۱ مئی سنہ ۱۸۸۳ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کے خیالات پر روس میں بڑے بڑے جلسہ ہو رہے ہیں = سوڈان میں مہدی کاذب کے ہمراہی گرفتار ہوتے جاتے ہیں = روس کے شاہی محافظ ماسکو میں بجرم بغاوت گرفتار ہوئے = ہندوستان سے ۱۹ ہزار من چاول روس میں پہنچے = آسام کا علاقہ کچار طوفان باد سے تباہ ہو گیا ہی = ہندوستان میں بندوق بازی کا مدرسہ جاری کرنا گورنمنٹ نے منظور نہیں کیا ہی = افغانستان کی تازہ ترین خبر یہ ہی کہ امیر کابل شنواریوں کے ساتھ عہد و پیمان کر رہے ہیں = افواہ اُڑ رہی ہی کہ روسیوں کی مدد سے ایوب خان ہرات پر قابض ہو گیا ہی = پارلیمنٹ انگلستان میں ۱۵ جون کو ہندوستانی معاملات پر بحث ہوگی = سوات میں ایک انگریز مسلمانی بھیس میں گرفتار کیا گیا ہی = جلال آباد میں امیر کابل اپنا تخت رکھنا چاہتے ہیں = پشاور میں ۴۰ رجمنٹ کے گورے کی ۳ بندوقیں چوری گئیں = گورنمنٹ کو خبر ہوئی ہی کہ دیہات ضلع جالندھر میں دختر کشی کی رسم جاری ہی = نہر سوئز میں سنگاپور نامی جہاز جل گیا = برہما کی سفارت ناکامیابی کے ساتھ رنگون میں واپس چلی آئی ہی =

لودیانہ سے فیروزپور تک عنقریب ریلوے کا کام جاری ہونیوالا ہی = اٹک کا پل خاص و عام کے لئے یکم جون سے جاری ہو جاویگا گورنمنٹ پنجاب صوبہ کی ترقی تجارت میں مصروف ہی = میسور میں حکم دیا گیا ہی کہ جن ملازموں کی عمر پچاس برس سے زیادہ ہو گئی ہی انکو پنشن یا انعام دیکر علحدہ کر دیا جاوے = بخارا کے امیر کو شاہی خطاب دینے کی غرض سے زار روس نے اپنا سفیر روانہ کیا ہی = پنجاب میں گیہوں خرید کر غیر ملکوں میں روانہ کرنے کے لئے یورپین لوگوں کی تین ایجنسیاں قائم ہوئی ہیں = لنڈن میں ایک گمنام ممبر نے ہوس آف کامنس میں بیان کیا ہی کہ ہندوستان کی حالت ٹھیک غدر کی حالت کے مساوی ہی = روسی فوج نے چینیوں کے لئے مقام کلدجا کو خالی کر دیا = چین میں افیون کی سب دوکانیں توڑ دی گئیں = امریکہ میں ایک ایسا جہاز تیار ہوا ہی کہ ۵ روز میں بحر ظلمات کے دوسری طرف کی خبر لایا کریگا = زار روس کی تاج پوشی کے وقت گورنمنٹ روس ایک دفتر قائم کریگی جو ضروری واقعات اور حالات کی اطلاع ممالک غیر اور اپنے ملک کے اخباروں کو دیگا = سال گذشتہ و حال میں ۴ کروڑ ۹۳ لاکھ ... ۸۵ روپیہ کا سونا اور ۷ کروڑ ۴۸ لاکھ ۱ ہزار ۴ سو ۹۹ روپیہ کی چاندی ہندوستان میں آئی = زار روس کی تاج پوشی کے وقت ۱۲ ہزار جوانوں کا سنگین پہرہ ہوگا = مردم شماری کے نقشوں سے واضح ہوتا ہی

کہ صوبہ شمال و مغرب کے مسلمانوں میں ۹۰ فیصدی اہل سنت اور ... فیصدی شیعہ ہیں = شملہ کے رپن ہسپتال کا چندہ ۲ لاکھ روپیہ کے قریب فراہم ہو گیا ہی = مجلس وزرائے مصر نے تمام محکموں کے ملازموں کی تنخواہ میں ۵ روپیہ فیصدی کی تخفیف منظور کی ہی = لنڈن میں جو آگ ۱۱ ماہ گذشتہ کو لگی تھی اُسکے صدمہ سے ۹ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا = بمبئی ۲۰ مئی آج یہاں پر بہت بھاری بارش ہوئی اور یقین کیا جاتا ہی کہ عنقریب موسم تبدیل ہونیوالا ہی = ڈیوک آف کناٹ صاحبزادہ قیصر ہند و انگلنڈ کو میجر جنرل کا خطاب عطا ہوا = فرانس کے سفیر مسٹر ٹرکیو جاپان سے چین کی سفارت پر تبدیل ہوئے = شہنشاہ روس بڑی دھوم دھام سے ماسکو میں داخل ہو گئے یہاں بہت جلد تخت نشینی کی رسوم ادا کرینگے = اٹلی میں شور مچا ہی کہ انگلستان نیوگنی پر کیوں قابض ہوا = امیر کابل نے شنواریوں پر کامل فتح حاصل کر لی = امیر کابل افغانستان میں ریشم کے کارخانے کھولنا چاہتے ہیں = سوئیز میں دوسری نہر بنانے میں دس کروڑ روپیہ صرف ہوگا = حیدرآباد کے پچاس ہزار باشندوں نے چاندا ریلوے کی مخالفت میں عرضی دی ہی = بھوپال جہانسی ریلوے کے لئے ۲ کروڑ ½ ۴۴ لاکھ روپیہ منظور ہوا = بارکلی صاحب جج چیف کورٹ پنجاب ویسرائے کی کونسل میں داخل کئے گئے - بیان کیا گیا ہی کہ کلکتہ ہائیکورٹ کے جج نارس صاحب کو دھمکی کے خطوط آنے لگے +

مطبوعه ۳۱ مئی ۱۸۷۳ء

نور افشاں

— اخبار سیول اینڈ ملیٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ لاہور کے بشپ صاحب فارس میں سفر کرتے کرتے قدیم شہر پرسپلس کو جو شاہ خورس اعظم کا دار السلطنت تھا دیکھنے کے لئے تشریف لیگئے صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ مقام مذکور ایک خوشنما ملک کے اندر بنا ہوا ہے اور ایسے شہر کے لایق اب تک معلوم ہوتا ہے۔ بشپ صاحب وہاں سے شہر اصفہان کی طرف روانہ ہوئے ہیں + امید ہے کہ سلامتی کے ساتھ وہاں پہونچ گئے +

— مسٹر سٹینسلس جولین جو کہ ۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ کو شہر پیرس میں ۸۲ برس کی عمر میں ہو کر فوت ہو گئے ہیں اُن کی عجیب طرح کی سرگذشت ہے۔ یعنے جوانی کی حالت میں وہ ناچنے کے اُستاد تھے۔ بعدہ خدمت گاری اختیار کی۔ اسکے بعد دوکاندار ہوئے۔ اور اُسکے بعد سنگ ساز کی ملازمت کی۔ اور پھر بعد اسکے ایک اخبار کے مہتمم بنے۔ اور اسی باعث سے اُنکی زیادہ شہرت ہوئی۔ جب صاحب موصوف کی عمر ۴۰ برس کی ہو گئی تو چینی زبان کے سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اب چینی لغات فرانس کی زبان میں تیار کر گئے ہیں +

صاحب ممدوح کی سرگذشت سے ہمکو یہہ تعلیم حاصل ہوتی ہے کہ اگرچہ انسان کا حوصلہ ہو تو کم درجہ کا آدمی ایسی ترقی کر سکتا ہے کہ اعلیٰ درجہ پر بھی نوبت لیجاوے۔ اور یہہ امر ملک امریکہ کے صاحبان پارلیمنٹ سے بخوبی تصدیق کو پہونچتا ہے چنانچہ امریکہ کی پارلیمنٹ کے صیغہ سینٹ میں جو انگریزوں کے ہوس آف لارڈس کے موافق اختیار رکھتی ہے مندرجہ ذیل صاحبان ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ پر پہونچے۔ اول سینٹر سپرڈ صاحب شہر فلیڈلفیا میں ایک آہنگر کی دوکان کے محرر تھے۔ سینٹر بیک صاحب ایک زمیندار کے ملازم تھے سینٹر کانجر ایک لکڑہارے کے مزدور تھے۔ سینٹر ڈیوس صاحب محکمہ ریل میں ادنیٰ درجہ کے نوکر تھے۔ سینٹر ٹامس صاحب ایک ابتدائی مدرسہ کے مدرس تھے۔ سینٹر فیر صاحب ایک میخانہ کے ساقی تھے۔ سینٹر فاربی صاحب گاڑیوان تھے۔ سینٹر گورمن صاحب سینٹ موصوف کے خدمتگار تھے۔ سینٹر جونس صاحب بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ سینٹر ٹنڈال صاحب سرکاری محرر تھے۔ سینٹر ہارل صاحب دیہات میں دوکان کرتے تھے۔ سینٹر ہلم صاحب ایک چھاپہ خانہ کے نوکر تھے۔ سینٹر سپرڈ صاحب تلی تھے۔ سینٹر شورمن صاحب بیوپاری تھے سینٹر ویٹ اخبار نویس تھے +

ہندوستان میں حالت مذکورہ بالا کسیقدر لاطائل ہے اور یقین ہے کہ جیسا کہ آجکل تعلیم میں ترقی ہو رہی ہے یہہ حالت بھی ترقی پذیر ہوگی +

ہندوستان میں پہلے غریب لوگوں میں اسواسطے علم نہیں پھیلا تھا کہ حکام وقت غریبوں کو تعلیم نہیں دینے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر غریب کا لڑکا تعلیم پا گیا تو یہہ ہماری برابری کریگا اور غریب اسواسطے تعلیم نہیں پاتے تھے کہ اگر ہم نے کچھ تعلیم پائی بھی تو اپنا پیشہ چھوڑ نہیں سکتے اور سرکاری ملازمت مل نہیں سکتی۔ مگر اب انگریزی عہد میں یہہ سب باتیں بند ہیں اور سرکاری مدارس ہر کسی کے لئے کھلے ہیں اُن میں ہر کوئی تعلیم پا سکتا ہے اور امتحان مقررہ کو پاس کر کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ سکتا ہے +

— سررشتہ تعلیم ہند کے وسیلہ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں نے علمی فضیلت حاصل کی اور علمی فضیلت کے حاصل کرنے کے لئے لاکھوں طالب علم اب تعلیم پا رہے ہیں۔ مگر سرکار کے یہاں اسقدر گنجایش نہیں ہے کہ صیغہ تعلیم کا طریقہ حال کے مطابق اُن لکھوکھا آدمیوں کو تعلیم دیوے جو سرکاری مدارس سے باہر ہیں ان لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے صرف یہی مشکل نہیں ہے کہ خزانہ سرکاری میں گنجایش نہیں مگر یہہ بھی مشکل ہے کہ اکثر زمیندار اور جنتی اور کم پایہ پیشہ والے اپنے لڑکوں کو مدارس سرکاری میں داخل نہیں کرتے اور سبب اُسکا یہہ ہے کہ جو لڑکا بار مدرسہ میں پڑھنے جاوے اُس سے پھر اپنے گھر کا کام نہیں ہوتا اور تھوڑے عرصہ بعد گھر کے کام سے اُسکو نفرت ہو جاتی ہے آخر کار نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ تھوڑی تعلیم پاکے نہ وہ ملازمت کے لایق ہوتا ہے اور نہ اپنا آبائی پیشہ کرتا ہے یوں ہی ذلیل و خوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ ورنہ عوام الناس میں تعلیم کی ترقی محال ہوگی +

جس حال کہ صیغہ تعلیم کے سرکلر نمبر ۲ سنہ رواں کے مطابق دیہاتی مدارس ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کے سپرد ہونے والے ہیں تو ہم پہلے ہی سے صاحبان کمیٹی کو جتاتے ہیں کہ خاصکر اس مشکل کی طرف توجہ فرماویں۔ ہماری دانست میں اس مشکل کی حل کرنیکے لئے طریقہ مندرجہ ذیل پر عمل کرنے سے کامیابی ہو سکتی ہے یعنے ہر ایک گانوں میں ایک مدرس چار پانچ روپیہ ماہوار کا مقرر ہونا چاہئے جو کہ پنجابی یا اُردو زبان میں پڑھنا لکھنا اور تھوڑا سا حساب سکھلا سکے اور ممکن ہو تو مدرس اُسی گانوں کا باشندہ ہو اور وہ مدرسہ کو تمام دن جاری رکھے۔ طالب علم ایک یا دو گھنٹہ تعلیم پا کر اپنے خانگی کام میں مشغول رہے۔ اسی طریقہ کے موافق کم از کم سو طالب علم ایک مدرس سے باوقات مختلف تعلیم پا سکتے ہیں۔ اور یقین ہے کہ تھوڑے عرصہ میں گانوں کے باشندے ضروری تنخواہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے صاحبان کمیٹی ایسے مدارس کو معاینہ کرنا چاہتے ہیں تو موضع گل تحصیل لودیانہ کے مدرسہ کو جو زیر اہتمام جناب مسٹر گرینفیلڈ صاحب جاری ہے یا مدرسہ آم پور کٹاتی متصل دوراہا کو ملاحظہ فرماویں +

اگر یہہ سوال کیا جاوے کہ ہر ایک گانوں کے لئے اسقدر خرچ کہاں سے دیا جاوے تو اسکے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ اول ایسا مدرسہ ہر ایک گانوں میں ایک دم سے جاری نکیا جاوے شروع میں بڑے بڑے گانوں میں کہ جن میں سرکاری مدرسہ جاری نہوا ہو چند ایسے مدارس جاری کریں۔ رفتہ رفتہ دیگر گانوں میں جاری ہوں۔ دوم۔ محاصل سال بسال کسی نہ کسی سبب سے بڑھتا جاتا ہے جسطرح کہ لوگوں کے مال و اسباب میں ترقی ہوتی جاتی ہے گمان غالب ہے کہ ایسی تعلیم اور ایسے مدارس کے لئے زیادہ خرچ محاصل سرکاری سے ہو سکتی ہے۔ سیوم۔ جبکہ مدرسہ گانوں کے لوگوں کو پسند آویں تو یقین ہے کہ لوگ اپنے خرچ یا فیس سے امداد دینگے +

صاحب اخبار انڈین وٹنس کلکتہ کہتے ہیں کہ



مسٹر وجرٹ دہیل صاحب انجمن انسداد مسکرات کی تائید کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ نائب نعیتہ صاحب موصوف زیب تن کرتے ہیں یا نہیں مگر ایک جلسہ میں بڑے زور و شور کے ساتھ تائید کی +

سُستی برائیونکی جڑ ہی
نمبر ۲

تمام ملکونکی فہرست میں آج کل بلحاظ عظمت و شوکت آبادی اور دولت کے انگلستان نمبر اول سمجھا جاتا ہی اور یہہ سب برائیاں بہت کچھ اُسکی حرفت و صنعت کی ترقی کا پھل ہیں صرف انگلستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ کے سب ملکونمیں یہہ عام سفید پیشے اسقدر ترقی پر ہیں کہ اُنہیں کے انواع و اقسام کلوں کے ایجاد اور اسٹیم انجن کے استعمال نے عام اشیا کو یہانتک سستا کر دیا ہی کہ آج ہندوستان کے غریب سے غریب آدمیونکو وہ چیزیں میسر ہیں جو بڑے بڑے شہنشاہان سلف کو اپنے وقت میں بدقت اور اُسپر بھی کم نصیب ہوتی تھیں بھلا اِس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہی کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اڑھائی روپیہ میں ایک جیب گھڑی خرید کر زیب کوٹ کر کے شوقین بن سکتا ہی اور دو چار آنہ کے لیپ سے اپنے گھر کو مثل فانوس بلوریں روشن کر سکتا ہی۔ نبدی چھینٹیں جو آج کل در و دیوارونکو اور سلطانپوری جو فرشی گدیوں کو پہنائی جاتی ہیں کبھی بھی پنجاب کے دربارونکا فاخرہ لباس تھا اور ریل کی سواری اور تار کی خبریں جو آج عام کو حاصل ہو سکتی ہیں اُن لوگونکو افسانوں میں اوڑن کھٹولوں اور کرامات کے نام سے سُننے میں آتی تھیں۔ غرض ہوا پانی اور آگ وغیرہ دیوتاؤنکو ان انگریزوں نے اپنے عملیات سے ایسا مطیع فرمان کر رکھا ہی کہ جو چاہتے ہیں اُنسے کام لیتے ہیں اور جھٹ عام لوگوں کی خدمتیں کرواتے ہیں۔ انہی کلوں نے ہمارے سب حرفت پیشونکے بیوپار قریباً بند کر دئے اور اسیواسطے ہمارے ملک کے کاریگر بقول شخصے دمڑی کے تین تین پڑے پھرتے ہیں پنجاب میں راہوں اور بنگال میں ڈھاکہ کے جولاہے جو کبھی اپنی گھاٹی اور ململ پر فخر کیا کرتے تھے آج منچسٹر کے کل کی ساخت دیکھ کر بیچے اور سرنگون بیٹھے ہیں۔ اب سوال ہی کہ کیوں؟ ہماری دانست میں سوا اسکے اور جواب کیا ہو سکتا ہی کہ سُستی اور سُستی ہمارے بھائیونکی کیونکہ کپڑے کی کلونکو رواج دینا ان غریب جولاہونکا کام نہیں دیکھو فرنگستانی ملکوں میں قوم کے دولتمند بالاتفاق کمپنیاں بناکر کلیں قایم کرتے ہیں اور عام لوگ اُنکے استعمال میں امداد و دیگر فائدہ کثیر اُٹھاتے ہیں۔ اسیطرح اگر ہمارے دیسی امرا ملکی حاجات کے مطابق کلیں قایم کریں اور روئی اون اور ریشم کا کپڑا تیار کر کے انگلستان اور امریکہ کی ساخت کے برابر کر دکھائیں تو اُنکو بحساب رسدی گھر بیٹھے من بھاتا فائدہ پہنچے اور غریب جولاہونکو بیکاری کی شکایت یک لخت بھول جاوے۔ لیکن اس سُستی کا ستیاناس ہو کب حوصلہ بڑھنے دیتی ہی۔ بمبئی۔ بنگال۔ کانپور۔ امرتسر اور اور ایک آدھ جگہہ میں کسی کسی کل کے شروع ہونیکی آواز کان میں پڑتی ہی مگر بہت دھیمی اور نہایت سست۔ ہم اسکو بھی غنیمت سمجھتے ہیں کیونکہ نا ہونے سے کچھ ہونا ہی بہتر ہی اور جب ان کلونکی برکتیں لوگونکو نظر آنے لگ جائینگی تو کیا عجب ہی کہ آئندہ اور لوگ بھی حوصلہ کر بیٹھیں اور اپنے غریب ہموطنونکو غیر ملکوں کی محتاجی سے چھڑا دیں +

یہی حال دوسرے پیشونکا ہی لوہار اپنے چار کوٹھے کی بھٹی کے سامنے بیٹھکر اور خود اپنے ہاتھ کے بنے ہوئے ہتھوڑے سے کام کرتے نظر آتے ہیں گویا وہ پیشہ ایک واحد شخص کی محنت سے چلتا ہی اور اسیواسطے اُسمیں نہ کسی قسم کی ترقی ہی اور نہ اُسکی قدر بلکہ محنت زیادہ اور وقت کا خرچ بہت۔ اگرچہ نمائش گاہوں میں اُنمیں سے بعض کے ہاتھ کی ساختوں نے انعام پائے اور لوگ اُنکو بطور نمونہ اور ملکونمیں لیگئے لیکن ایسے کاریگر کتنے ہیں شاید گنتی کے ہونگے۔ مگر یہی لوگ اس پیشہ کی انتسبر لگاکر ایک ایک کام اپنے ذمہ لیلیں اور خاص اُنہیں ترقی کریں تو کل پیشہ صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ تکمیل پاوے اور محنت کی پیداوار کا اندازہ بہت بڑھجاوے +

لوہیکی کانیں ہمارے ملک میں بہت ہیں بلکہ کوئی دھات ایسی نہیں جسکی کان خدا نے ہندوستان میں نہ پیدا کی ہو مگر لوگوں کی ناواقفی سے غیر ملک کے لوگ نکالتے ہیں ڈھال ڈھلوا کر اور اُس سے عمدہ عمدہ اشیا بناکر پھر ہمارے ہی ہاتھ میں چاندی سونیکے ہموزن بیچتے ہیں اور ہم لیتے ہیں لیکن اپنی سُستی کا تب بھی خیال نہیں کرتے +

بڑھیونکو دیکھو تو اُن کے ہاتھ میں وہی تین اوزار دنکے سوا جو تھا کم نظر آتا ہی سارے گاؤں کا کام انہیں اوزاروں سے کرتے ہیں دہقانی مکانات اور دہقانی اسباب یعنے بہاری بیلنے اور بھدے رہٹ چارپائی کی چول اور چکی کی مانی کے سوا اُنسے اور کچھ نہیں بن سکتا اگر یہی محنتی ہوتے تو جیسے انگریزی فرانسیسی اور امریکن ساخت کے کام اُنکی نظر میں گذرتے ہیں دیکھ کر اتنا تو پوچھتے کہ یہہ کیونکر بنے ہیں۔ شہری بڑھی کسیقدر ستھرا کام کرنے لگ گئے ہیں لیکن محض ہاتھ اور ہاتھ کے بنے ہوئے اوزاروں سے۔ اگر ان غریبونکو کلیں میسر آجائیں تو کسقدر اُنکا وقت بچ جائے تکلیف گھٹ جاوے اور دولت کی دن بدن ترقی ہو۔ غرض یہہ سب خرابیاں سستی کی بدولت ہیں اور اگر اب بھی سُستی دور کر کے ہمارے متمول لوگ کمر ہمت باندھیں اور شرکت کی کلیں جابجا قایم کروادیں تو عام افلاس کی بہت سی شکائتیں رفع ہوجائیں +

مُراسلات

نمبر ۱

ری ویو

مرقومہ پادری جی علی بخش صاحب متعلق امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ مشن اودھ ادیٹر اخبار سفیر هند (پنجاب)

کتاب آئینۂ کلام پاک پر

جو جناب ریلیجس بک سوسائٹی کے اسسٹنٹ سکرٹری منشی [illegible] پنجاب بابو یونس سنگھ صاحب کی تصنیفات میں سے ہے

یہہ رسالہ دو سو صفحہ سے کچھ زاید اور ہنوز قلمی ہے۔ عبارت سادہ مگر دلچسپ ہے۔ اسکے واجب الاحترام مصنف اصل میں چھتری کے خاندان میں سے ہیں جو ایک مدار اور مشہور عیسائی ہیں۔ عیسائی سوسائٹی انکو اپنا فخر سمجھتی ہے جو بجا بھی ہے۔ مصنف صاحب مروجہ علوم اور زبانوں میں خوب دستگاہ رکھتے ہیں خصوصاً انگریزی میں اُستاد سمجھے گئے ہیں۔ گویا عمر بھر عزت اور کامیابی کے ساتھ ہیڈ ماسٹری کرتے رہے۔ مگر تصنیفات اور آنریری طور پر مسیحی وعظ کی خدمت کو کبھی نہ بھولے۔ ممالک مغربی شمالی اور صوبہ اودھ میں انکی نظیر بمشکل کہیں پائی جاتی ہے کہ وعظ کی شکل خدمت کو جان نثاری سے بجا لاتے ہیں۔ الا روزگار ہیڈ ماسٹری اور پاکیزہ کتابوں کے ترجمہ سے پیدا کرتے ہیں۔

عالم مصنف بہت سی مختلف مگر نادر اور مفید تصنیفات کے مترجم اور مصنف ہیں جو حاشیہ میں نذر ناظرین کیجاتی ہیں۔ ترجمہ والی کتابوں میں سے

ترجمہ	تصنیف
(۱) جنگ مقدس	(الف) کلید آدم
(۲) مذہب حقیقی کا خلاصہ	(ب) تذکرۃ الحکمۃ
(۳) مطلع نور۔	
(۴) قربت الٰہی	
(۵) سوال و جواب درباب صحابیت کتب ربانی	
(۶) پریسبٹرین کلیسیا کی موم کا ہدایت نامہ	
(۷) مسیحی مسافر (دوسرا حصہ)	

نمبر ۱ رومن کیتھولک اور اردو میں چھپ چکی ہیں اور باقی سب یعنی نمبر ۲ سے ۶ تک حروف رومن میں ہیں۔ اور تصنیف کے صیغہ والیان اردو ہی میں ہیں۔ انہیں سے دو کتابوں کا مطالعہ راقم چیمبرز نے بھی منظور کیا ہے اور یوں تو قریباً سب دیکھی اور پڑھی ہیں۔ جنگ مقدس بھی بڑے پایہ کی کتاب ہے مگر کلید آدم تو بہت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اسمیں بہت بھاری مقدمہ ثابت کیا ہے کہ کھوئے ہوئے بہشت کو ہم پھر کیونکر پا سکتے ہیں۔ ممالک مغربی شمالی کے سابق فاضل لفٹنٹ گورنر بہادر سر ولیم میور صاحب کے سی ایس آئی ایل ایل ڈی نے اس نادر کتاب کے صلہ میں ہمارے عزیز الوجود مصنف کو پانصد روپیہ انعام کے طور پر دیا تھا۔ مگر انکی عبارت میں کہیں کہیں نقص ہیں۔ ایسی کتاب کا مکرر شایع ہونا اب بلکہ ضروری ہے ✦

ہمارے افتخار مصنف کی پاکیزہ زندگی بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کی کیسی صحبت میں گذری اور جنکے آزادانہ رہکے ہرگز ہرگز کبھی تنگ خیال کے روادار نہ ہوئے۔ بڑے بڑے جلسے انکی نظروں سے گزرے اور ہر فن میں اچھے اچھے لوگوں کی سنگت میں رہنے کا موقع ملا کیا۔ اسلئے انکے علوم کو تجربوں کے ساتھ بہت رونق ہوئی اور زمانہ کا دلی انعام میں پائی۔ اب جو ملک پنجاب کے اسسٹنٹ سکرٹری ریلیجس بک سوسائٹی کے ممتاز عہدے پر ہیں تو ہم پنجابیوں کو ناز ہے ✦

انکی یہہ تصنیف **آئینۂ کلام پاک** راقم سطور کے نزدیک حقاً اور حقیقتاً جسمیں ذرا بھی شبہ نہیں انکے **دینی تجربوں** کی کان ہے جو اہر زواہر سے بھی بہتر ہے۔ اس تصنیف میں ہمارے بزرگ مصنف نے بعض صحیح واقعات کتاب مقدس کو لیکر ایسے دینی تجربے بیان کئے ہیں کہ یقیناً سرشت و دین کے لوگوں کو پسند ہونگے۔ اس کتاب کا نام برخلاف ہم پرانے فیشن کے دنیا والوں کے اوچھے دکاندار جیسا پکوان کی مثال کا مصداق نہیں بلکہ حقیقت میں جہانتک کہ بیان ہے نام با مسمٰی ہے۔ کیونکہ اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کلام پاک کے بیانوں کی گویا **ایک تصویر کھینچ** کر دکھلادی ہے۔ اور یہہ کہ کلام اقدس کی افضل تعلیمات کی خوبیوں کو اسکے ذریعہ سے اس طور پر دکھایا جاتا ہے کہ جس طرح سے ہم آئینہ میں اپنا منہہ دیکھتے ہیں اور اسکے ہر امر عام اس سے کہ حسن ہو یا قبح واقف ہوتے ہیں ✦

حاصل کلام یہہ کہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ سنہ ۱۸۸۰ع کی نسبت زمانہ حال یعنی سنہ ۱۸۹۰ع میں جسکا فاصلہ کامل دس سال کا ہے اور یہہ کہ جسکا ہمکو بخوبی اور صحیح اپنا ذاتی تجربہ ہے اس قسم کی کتابوں کی نہایت **ضرورت** ہے۔ ہم مصنف کی تحقیقی رایوں سے (جیسا کہ ناظرین کو آگے چلکر معلوم ہوگا) جو اس رسالہ میں درج ہیں خاطر خواہ سوائے جنمیں ہم نے مخالفت بھی کی ہے کلی اتفاق کرتے ہیں۔ اور ہم یہہ بھی کہتے ہیں کہ غیر قوموں کے لئے بھی یہہ کتاب تحفہ کے طور پر نذر کرنیکے قابل ہے۔ اب ہم نفس کتاب پر فصل وار اپنی مختصر رائے قایم کرتے ہیں اور یہہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ جب کوئی علم الٰہیات کا شایق ہمارے اس ری ویو کو پڑھے اصل کتاب کو بھی غور کے ساتھ دیکھے ورنہ کچھ لطف نہ ہوگا۔ کیونکہ ہنوز دہلی و درست ابھی لارڈ میکالی آتش زبان کی مانند ہمکو وہ رتبہ نہیں کہ مطالعہ کرنیوالے نفس کتاب کی کچھ پروا نہ کریں اور میکالی کے ری ویو ہی کو دیکھیں۔ بہرحال اب ناظرین ذرا غور کریں کہ اس رسالہ کی

(۱) فصل میں دنیا اور مافیہا کی پیدایش کا بیان ہے جسکے ضمن میں دہریوں کے خیالات کو بالکل بے بنیاد ٹھہرا کر دکھایا ہے۔ اور یہہ کہ جناب باری تعالیٰ کی **ہستی** کو (جسکی ابد الاباد ستایش ہو) نہایت دلپذیر اور مؤثر طریقے سے ثابت کیا ہے۔ کلام پاک سے اس پاکیزہ ڈھنگ سے اقتباس اور انتخاب کیا ہے کہ اسکے منکروں پر بھی اثر ہونیکی اُمید ہے۔ پھر اسکی ✦

(۲) فصل میں باغ عدن کی فلاسفی بیان کرنے میں کمال کیا ہے ہمارے بڑے والدین کی نافرمانی سے انسان کے لئے بہت ہی زندگی بخش نتیجے ظاہر کئے ہیں اور یہہ کہ اس پاک ہستی کی فرمانبرداری پر تمام راحتوں اور مسرتوں کی بنیاد رکھی ہے۔ اسکی ✦

(۳) فصل میں یہہ امر ایک فاضلانہ بلکہ فلاسفرانہ ثابت کیا ہے کہ

اُس عدیم النظیر سنقدر ہستی کے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کے نہ ماننے سے فرماں روا کی بے اعتباری (معاذ اللہ) اور فرمان پذیر کی عزت اور خود پسندی کا (بشرطیکہ اُسکو علم اور ادراک صحیح ہو) گناہ کی اصل بنیاد ہے۔ جو ایک زرین سلسلہ کی مانند مسلسل طور پر

(۴) فصل میں عدن کے چھوٹ جانے اور عاقل اور مطلق ہستی کے اُس وعدہ پر کہ ایک ذریعہ سے آدم اپنی پہلی حالت کو پھر پائیگا کیا ہی بہہ آب زر سے لکھنے کے لایق لکھا ہے کہ عدن تبتک اُس سے چھوٹا پر اصل نہ چھوٹی۔ اگر ہمارے ناظرین ذرا دُنیا کے تجربوں کے ساتھ ملاکر غور فرمائیں گے تو انکو صاف معلوم ہو جائیگا کہ کسی کام میں اگر اُمید نہ ہو تو وہ کام بذاتہ نیستی ہو نہیں نہیں ہی نہیں بلکہ دین اور دُنیا اور خود آدمی کی بنیاد اُمید پر ہے۔ اُمید ہی سے ہم کامیابی کا منہہ دیکھتے ہیں ورنہ نیستی سے کیا ہوا ہے جو اب ہوگا۔ مطلق ہستی بجز نام کوئی شے نہیں خیر میں اِس حد سے زیادہ مشکل مرحلہ کو اِس موقع پر چھوڑ کر رسالہ تنازعہ کی +

(۵) فصل کا لُب لباب پیش کرتا ہوں۔ مصنف صاحب نے اِسمیں گناہ کی سب سے پہلے قربانی کا حال لکھا ہے جو اصلی قربانی کا ایک سایہ اور عکس تھا۔ اسکے بعد +

(۶) فصل میں موت کیا ہے اور زندگی کیا ہے ارتام فرمایا ہے۔ اور اِسی اور سلسلہ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ موت سے بچ کر ہم کیونکر زندگی پا سکتے ہیں۔ پھر +

(۷) فصل میں طوفان نوحی اور قوس قزح کا بیان کیا ہے جو سادہ سا ہے مجھکو خوف ہے کہ شاید نوجوانوں کو دلپذیر معلوم نہ ہو۔ بعد اسکے +

(۸) فصل میں بابل کے بُرج کے تذکرہ سے اِنسان کے غرور کو ثابت کیا ہے اور گویا اِس ذلیت سے اُسکی ناکامیابی بنے اصل مقصود سے مسلم الثبوت کی ہے۔ فاضل مصنف نے پھر زرین سلسلہ کو پکڑ کر +

(۹) فصل میں ذکر کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ صاحب مصنف نے حضرت ابراہیم کے تذکرہ کے ضمن میں کیسے کیسے صحیح نتیجے نکالے ہیں کہ بجز ان کے من کل الوجوہ عین مطابق اور موافق ہیں۔ بشپ تھیلر کی عزیز الوجود اناالاجی کا عین یہی مطلب ہے۔ پادری سمسن صاحب کا ایک لیکچر ہے نے لکھنؤ کے بازار میں راقم ری ویو کی تائید میں کہا کہ دُنیا میں کوئی دین حق ہونے کا مدعی نہیں ہو سکتا کہ جبتک وہ لا ز آف نیچر سے کلّی موافق نہ ہو۔ بیشک کتاب القدس خدا کا کلام ہے اور نیچر اُسکا فعل ہے جسمیں خدا کے کلام اور فعل میں کلّی موافقت اور مطابقت لازم بلکہ الزم ہے کوئی شبہ نہیں کہ قدیم زمانے کے لحاظ سے حضرت ابراہیم کامل عارف تھے اور یہہ کہ وہ بزرگ بُت پرستی کرتے کرتے بُت شکن ہو گئے یہی خدا کی طلبی ہے کہ اِنسان باطل پرستی سے پوری نفرت کر کے سچی خدا پرستی کی جانب مایل ہو۔ اِس عجیب فصل کے بعد +

(۱۰) فصل میں لوط کا حال لکھا ہے جو حضرت ابراہیم کا بھتیجا تھا اور اِسمیں یہہ امر ثابت کر کے بڑے اثر بخش نتیجے نکالے ہیں کہ لوط کو بزرگ موصوف کی صحبت سے الگ ہونے میں کیسی کیسی سخت مصیبیں اور بلائیں جھیلنی پڑیں۔ حالانکہ جس امر سے اُس نے اِس نادر صحبت سے علیحدگی اختیار کی تھی وہ ایک ادنی اور دنیوی امر تھا۔ جس سے با خدا آدمی کو قطع نظر کرنی زیبا ہے۔ پھر +

(۱۱) و (۱۲) فصل میں حضرت اِسحاق کی قربانی کا حال لکھا ہے جسمیں حضرت ابراہیم کے صادق ایمان اور کامل قربان ہونے کا دلپذیر حال ہے۔ بعد اسکے حضرت اِسحاق کے صبر اور بردباشت کا ماجرا لکھا ہے +

باقی آیندہ

لوکل سلف گورنمنٹ

اور

اِنتخاب ممبران بورڈ

ہمنے گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن در بارہ لوکل سلف گورنمنٹ اور اُسکے اصول پر خوب غور کی۔ نیز گورنمنٹ پنجاب کی تجویزات جو رزولیوشن مذکور کی تائید میں تھیں۔ بنظر تحقیق سے دیکھیں۔ اہل ملک کی طرف سے جو مباحثہ اور مناظرہ اور اُسمیں بذریعہ اخبارات اور لکچر وغیرہ وقتاً فوقتاً سربران ملک کے روبرو پیش ہوئیں انہیں سے بھی اکثر کو پڑھا اور بعض کو سنا۔ انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرف سے جو ان کا واثقہ قواعد در بارہ اجرائے انتظام کو تجویز ہو کر پیش ہوئے۔ انہیں سے بھی اکثر نظر سے گذرے۔ اپنے اپنے موقع پر حسب حیثیت سب بجا اور درست ہیں +

کلام کو صرف یہیں ہے کہ اِس ہم کام اور بھاری بوجھ کو اُٹھاویگا کون ہے۔ کیا ہمارے یہی ست تجھیئے وقیانوسی ممبر جو رزولیوشن کے سنتے ہی اختیارات کی ازادی کی اُمید پر جامہ میں پھولے نہیں سماتے۔ اُچھل اُچھل کر خوش ہوتے اور نوبو نا پھس پڑتے اور نہیں مانتے ہیں کہ کسطرح ممبر بنجائیں۔ انکمیں پھاڑ پھاڑ کر اُس دن کے منتظر ہیں جب وہ انکو اجلاس کی کرسی پر بیٹھنے کا موقع ملیگا۔ ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں مانگ رہے ہیں کہ یا بھگوان! یا اللہ! ہمیں ممبری کی کرسی عطا کر۔ اِسی اُدھیڑ بُن میں رات دن لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کے ایک ممبر کی گفتگو اُسکے اِنتظامی خیالات کو کسطرح پر ظاہر کر رہی ہے۔ یہہ ممبر صاحب کچھ ابجد کے حروف پڑھکر ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں کے مصداق جگر خواندوں میں نام لکھوا ئے بیٹھے تھے +

(ممبر) (اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر) تم آج مدرسہ نہیں گئے +

(بیٹیا) ہاں۔ ہوں۔ خاں۔ غوں (مبہم جواب دیکر ٹالدیا) +

(ممبر) تمہارا ہیڈ ماسٹر کیا سارے لڑکوں کو پڑھایا کرتا ہے۔؟ +

(بیٹیا) نہیں صرف دو جماعتوں کے کچھ مضامین اُسکے ذمہ ہیں اِسمیں اُنکو تین گھنٹہ ہر روز کام کرنا پڑتا ہے +

(ممبر) تمہارے ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ کسقدر ہے؟ +

(بیٹیا) ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار۔

(ممبر) یہہ سنتا تھا کہ تعجب کے مارے ہوش جاتے رہے) ہیں اِسقدر؟ +

(بیٹیا) بعض بعض جگہہ تو اُستادوں کو پندرہ سو تک ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر کی تو اُسکی نسبت بہت کم تنخواہ ہے +



(ممبر) تو سرکار بڑی فضول خرچ ہو اتنے روپیکا وہاں کیا کام ہو؟ مفت میں روپیہ برباد کرتی ہو۔ ماہ جون سے مدرسے ڈسٹرکٹ کمیٹی کے سپرد ہونگے۔ ہم تو اسقدر خرچ ہرگز نہ کرنے دینگے۔ دو آنہ روز پر آدمی صبح سے شام تک محنت مشقت کرتا ہو خیر بہو پڑھے ہوئے ہیں ان کی مزدوری زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ روز۔ اَور کیا لینگے؟۔ دیکھو فلان شخص انگریزی فارسی سب کچھ جانتا ہو اور کہتا ہو کہ مجھے آٹھ روپیہ مہینہ پر ہی کہیں نوکر کرادو۔ ایسے ہی ایک اور شخص بتنمیں کرتا تھا۔ مینے اُسے کہدیا ہو کہ ماہ جون تک اور چپ رہو۔ پھر تم کو مدرسہ وغیرہ میں نوکر کرا دینگے۔

(بیٹا) آپ کیونکر نوکر کرا ینگے؟۔ کیا سارا ہی اختیار آپکو ہی ملجائیگا۔

(ممبر) ڈپٹی کمشنر صاحب تو ممبر ہونگے ہی نہیں اُسوقت کثرت رائے سے فیصلہ ہوا کریگا۔ سو شیخ چھجو۔ غتو خاں ورامے انگل پچوسین وغیرہ جو ممبر ہونگے۔ وہ ہمارے قرض کے سبب دبے ہوئے ہیں مجال ہو کہ جو رائے ہم پیش کریں وہ اُن میں ہاں نہ ملائیں۔ پس جہاں پانچ چار نے منظور کر لیا کثرت رائے ہو کر فوراً تجویز چل جائیگی۔ اس طرح ہم جسے چاہینگے نوکر کرا دینگے اور جو چاہینگے کرینگے۔

ڈیرایڈیٹر صاحب! آپ ہی خیال فرماویں کہ ایسے ایسے خیالات سے کیونکر انتظام جاری رہیگا؟۔ کیا یہ فقرات اُنکے انتظامی تجویزات کو ظاہر نہیں کرتے ہیں؟۔ جن لوگوں کے دل میں ایسے اشد ضروری حالات کی نسبت زیادہ تنخواہ دینے کے معاملہ میں سرکار کی فضول خرچی سمائی ہوئی ہو کیا با اختیار ہو کر اپنے ارادہ کو پورا نہ کرینگے؟ ضرور کرینگے۔

ایک ذیلدار صاحب کی لیاقت کا اندازہ بھی فقرات ذیل سے کیجئے۔

صاحب کمشنر بہادر دورہ پر تشریف لیجاتے تھے اسوقت بارش کی شکایت تھی۔ چاروں طرف سے خاک اُڑ رہی تھی۔ سڑک پر ذیلدار صاحب۔ کمشنر صاحب کے پاس کھڑے تھے۔ ہوا بھی غربی چل رہی تھی۔

(صاحب بہادر) ول ذیلدار! اندنوں ہوا کیسی چل رہی ہو؟۔ دیسی کھیتی کا کیا حال ہو بارش کی ضرورت ہو یا کیا؟۔

(ذیلدار) (تھوڑی سی باریک خاک ہوا میں ہاتھ سے اُڑا کر) حضور پچھوا ہو۔

(صاحب) (ناک چڑھا کر تیوری بدلکر) نہیں نہیں۔ ہم یہہ نہیں پوچھتا۔ ہمارا مطلب یہہ ہو کہ کھیتی کا کیا حال ہو؟۔ فصل کیسی ہو؟ وغیرہ چونکہ وہ دھول صاحب بہادر کے کپڑوں پر جا پڑی تھی اسواسطے ذیلدار نے شرمندہ ہو کر معذرت کی کہ میں حضور کا کہنا سمجھا نہ تھا۔ مینے یہہ جانا تھا کہ حضور ہوا کا رخ پوچھتے ہیں۔

میرے پیارے ایڈیٹر! اُنکی ایسی ایسی تو عقلیں ہیں اور ممبر ہونا چاہتے ہیں۔

میں یقیناً کہتا ہوں کہ ضرور وہ انتخاب میں آوینگے۔ خواہ سرکار کیطرف سے۔ خواہ رعایا کی طرف سے منتخب ہوں۔ کیونکہ حکام کو آئے دن ڈالی دیتے ہیں۔ رعایا پہلے ہی سے مغلوب ہے کاش! انتخاب ممبروں میں لائق آدمی چنے جائیں۔ تو بیشک سرکاری انتظام میں کچھ خلل نہ پڑیگا۔ ازکوہ نور

اخبارات تاربرقی

کلکتہ ۲۰ رمئی۔ کاچار واقع آسام غرق سیلاب ہوگیا ہو بہت سے باغات چاء منہدم ہوگئے ہیں اور قلیوں کے سب مکانات برباد ہوگئے۔ ما یحتاج سب تباہ ہوگیا یہہ سیلاب نہایت خطرناک اور نقصان رساں تھا۔ اس طوفان نے گرد و نواح کے دیہات بھی غرقاب کردئے سلہٹ کا تمام سٹیشن زیر آب ہو اور دریا ہنوز طغیانی پر ہو۔ افواہ ہو کہ چند جانیں بھی تلف ہوئیں گر یہہ افواہ ہنوز تحقیق نہیں ہوئی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر چاول و دیگر اجناس کی مدد منگوا رہے ہیں گر پانی ابھی ترقی پر ہو سلہٹ کے بازار میں پانی ۴ انچہ تک پانی چڑھا ہوا ہو۔ ۹ روز تک لگاتار بارش ہوتی رہی ہو۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ کل حضور شہزادہ پرنس آف ویلس نے رسم افتتاح نارتھ بروک کلب کے پورا کرنے کے وقت زبان مبارک سے فرمایا کہ جسقدر واقفیت مجھے ہندوستانیوں کے خلوص اور عقیدت سے ہو اُسکے لحاظ سے مجھے اُنکی اُن تمام تعلقات کا ہمیشہ خیال رہتا ہو جو اس ملک انگلستان سے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ ہوس آف کامنس نے بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ ہندوستان کے بجٹ کی نسبت بہت جلد عنقریب مباحثہ شروع کیا جاوے۔

پیرس ۲۲ مئی۔ مسٹر فرکین جو اس سے پہلے جاپان میں فرانس کیطرف سے سفیر تھے اب چین میں فرانسیسی سفیر کے عہدہ پر تبدیل ہوئے۔

ماسکو ۲۲ مئی۔ شہنشاہ روس مع اپنی بیگم صاحبہ کے کل یہاں پہنچے۔ تزک و احتشام و دھوم دھام کا تھا۔ ایک عجیب قسم کا جوش پھیلا ہوا تھا۔ اب عنقریب تخت نشینی کی رسم ادا ہوگی۔

شملہ ۲۳ مئی۔ لاہور کے ایک باشندے نے مسٹر گلیڈسٹون کو اس مضمون کا تار دیا تھا کہ جو میموریل حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت میں سریندرو ناتھ بابو کی نسبت بھیجا گیا تھا اُسکا نتیجہ کیا ہوا۔ اُسکو حضور سکرٹری آف سٹیٹ کی معرفت اطلاع دیگئی ہو کہ حضور قیصرہ کی سلطنت کے ارکین ایسے معاملات میں براہ راست ہندوستان کے باشندوں سے خط و کتابت نہیں کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ آگرہ جہاز آج شام کو یہاں داخل ہوا۔ اور بعد دوپہر کے اُسکا لنگر فانڈولا میں کیا گیا۔

سویز ۲۵ مئی۔ انکولا جہاز کل صبح کو یہاں پہنچا اور ہندوستان کی ڈاک اُس میں ہو۔

راولپنڈی ۲۵ رمئی۔ مسٹر اوکالیگن صاحب انجنیر انجنیر نے حسب دستور اٹک کا پل کھولا ۹ بجے ایک



سپیشل گاڑی پہنچی جس میں تمام افسران ریلوے لیں سوار تھے جب ٹرین ایک دفعہ پل پر سے گذر چکا تو مسٹر اوکالیگن صاحب نے گورنمنٹ ہند کا اشتہار پڑھا جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ عالی جناب حضور گورنر جنرل نے سٹاف کے افسروں کو اس بھاری تیلے کام کی تعمیر پر مبارکباد دیکر اُس کا مختصر بیان اور تعمیر کی تواریخ کا تذکرہ کیا۔ اور اشتہار حسب ذیل ہے +

ایسے کار عظیم کی زود تعمیر افسران متعلقہ کی ناموری کا اندازہ ظاہر کرتی ہے اور حضور ممدوح کو گورنمنٹ ہند کی جانب سے مسٹر اوکالیگن صاحب اور اُن کی کل سٹاف کا جن میں سے مسٹر ایچ جانسن صاحب اگزیکٹو انجنیر اور مسٹر ایس۔ ایم سیکٹ صاحب آنریری اسسٹنٹ انجنیر خاص تذکرہ کے مستحق ہیں شکریہ ادا کرتے ہوئے نہایت خوشی معلوم ہوتی ہے۔ اُس کے بعد اعلان میں پنجاب ناردرن سٹیٹ ریلوے کی تواریخ کا آغاز سے تذکرہ کیا گیا ہے اور اخیر میں اس طرح پر ہے۔ اس اہم کام پر پیمایش کی آغاز سے جو ۱۸۶۵ء میں مسٹر لی سمتھ صاحب کے ماتحت شروع ہوئی ختم ہونے تک جس کا وقوع اب ۱۸۸۳ء میں ہوا ہے وقتاً فوقتاً کثیر التعداد افسر لگائے گئے ہیں حضور ویسرائے ہر ایک اور سب کو جس میں ماتحت سٹاف کے افسر بھی شامل ہیں۔ ایک ایسی ریلوے کی تکمیل پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں جو بلحاظ ملکی فائدہ اور تعمیر کی مختلف مشکلات کے جو نہایت کامیابی سے مغلوب کی گئی ہیں ہند میں کسی کام کے دوسرے درجہ پر نہیں +

یہہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ نے مسٹر لے گرینٹ صاحب سابق چیف انجنیر ریلوے اور مسٹر اوکالیگن صاحب چیف انجنیر حال کو آرڈر آف دی انڈین امپائر کا خطاب دیا اور گورنمنٹ ہند نے انجنیروں کو ایک ماہ کی تنخواہ اور ماتحت سٹاف کو دو ماہ کی تنخواہ بطور انعام مرحمت فرمائی۔ یہہ کارروائی خوشی کے تین نعروں سے ختم ہوئی +

تفقیح ترکان کے حالات ایک روسی جغرافیہ کے متعلق سوسائٹی نے خوقند ترکمانوں کا حال لکھا ہے کہ یہہ لوگ تنومند ہیکل وگراں ڈیل خوبصورت جوان ہیں اور اُنکی عورتیں پست قامت اور سادہ وضع کی ہیں اس فرقہ کا ایک حصہ اراضی کا کاشت کار ہے جو تاک اور ثمر آور درخت کاشت کرتا ہے اور اون اور روئی و ریشم و لکڑی و چمڑہ اور لوہے کی دستکاریوں سے ماہر ہے۔ انھیں سے کثیر التعداد لوگ خانہ بدوش ہیں جو بھیڑ و بکریوں و مواشیوں و گھوڑوں اور شتروں کے گلوں کو جابجا لئے پھرتے ہیں۔ یہہ لوگ اسلحہ کے استعمال میں بڑے چابک دست ہیں۔ جس فن میں وسط ایشیا کے تمام دیگر فرقوں پر فوق رکھتے ہیں قزاقی مہموں کے باعث اسلحہ کی ہمیشہ انکو مشق رہتی ہے اور خیوا اور بخارا اور فارس پر تاخت لاتے ہیں جس میں اکثر اسیر ہو جاتے ہیں۔ انکا مذہب سُنّی ہے مگر مذہبی جوش سے پُر نہیں اور نہ مذہبی ہادیوں کا اُنپر چنداں رعب ہے اور دوسرے فرقوں کی نسبت اُنکی مستورات کی حالت اچھی ہے اور انھیں صرف ایک شادی کرنیکا رواج ہے لیکن اپنی عورت پر مہربان و ہمسایہ کی نسبت دیانت دار اور غلام پر جبار ہیں یہہ لوگ قومی مجمع کے زیر حکم ہیں جو ایک قسم کی منتخب کمیٹی ہے جس کا خان پریسیڈنٹ ہوتا ہے اور رأس خان اور اُسکے صلاح کاروں کو مجمع منتخب کرتا ہے اور انکو باقاعدہ تنخواہیں زر۔ پانی اور اراضی دیجاتی ہیں اور رعایا کے خادم کے معز خطاب سے ملقب ہوتے ہیں +

قسطنطنیہ ۲۶۔ نئی حلیم پاشا خدیو مصر کے چچا پر ڈاکٹر کیننگ ساکن لنڈن نے ۲۵ ہزار گنی کا دعویٰ کیا ہے کہ بر وقت معزول ہونے اسمعیل پاشا کے اُنھوں نے ڈاکٹر سے معاہدہ کیا تھا کہ تم سعی کرو اور حکومت مصر کی مجھکو دلوا دو میں ۲۵ ہزار گنی تمکو دونگا۔ لیکن وہ بات نہ ہوئی اور توفیق پاشا خدیو مصر ہو گئے اب ڈاکٹر نے لنڈن کی عدالت میں نالش کی ہے اور یہہ مقدمہ واسطے تحقیقات کے شہر قسطنطنیہ میں آیا ہے +

لودیانہ

ہفتہ حال میں چند بار باد مخالف چلتی رہی اور ساتھہ ہی بارش کا لگا بھی لگ گیا اور اچھی خاصی بارش ہو گئی جس سے گرمی کی سختی سردی اور ٹھنڈی ہوا سے بدل گئی ہے جسقدر اخبارات ہمارے دفتر میں اس ہفتہ میں پہنچے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے اکثر اضلاع میں بارش ہوئی ہے مگر زراعت پیشہ لوگ اس بارش کو مفید نہیں سمجھتے ہیں +

موضع نور پور میں جو کہ لودیانہ سے ۹ کوس کے فاصلہ پر ہے ایک نیگر نے اپنی عورت کے ایسی شدید ضرب لگائی جسکے صدمہ سے وہ بیہوش ہو گئی اور وہ عورت بیدان کے شفاخانہ میں آکر مر گئی۔ مجرم گرفتار ہو گیا ہے اور تحقیقات در پیش ہے +

خبر ہے کہ لالہ کانشی رام ساہوکار کی دوکان سے دو شخص مبلغ تین ہزار دو سو روپیہ بذریعہ ہنڈوی اُڑا کر لے گئے۔ دیکھا چاہئے کہ انکا پتہ ملتا ہے کہ نہیں +

پارسی ناٹک والے یہاں سے کوچ کر گئے اُن کے تماشوں کی بابت ہفتہ آیندہ میں لکھا جائیگا +

ہم سنتے ہیں کہ حیات و ممات کے رجسٹر کرانے کے لئے لوگوں کو بعض اوقات کسیقدر تکلیف ہو جاتی ہے اور اس تکلیف کا باعث یہہ معلوم ہوا کہ محرر حیات و ممات کے ذمہ دیگر امورات کا انصرام لگایا ہوا ہے اور یہہ کام بغیر کامل حاضری کے ہونا مشکل ہے جس وقت لوگ آتے ہیں اور پھر کر چلے جاتے ہیں اسواسطے یہہ طریقہ اچھا ہوگا کہ چنگی خانہ میں ایک صندوق مقفل رکھا جاوے اور تخمینہ لگا کر حیات و ممات کے نقشہ کی پیشانی کے پرچے چھپوائے جاویں اور ہر ایک میر محلہ کو تخمیناً وہ پرچے دئے جاویں جسوقت کسی کے لڑکا پیدا ہو یا کوئی مر جاوے تو میر محلہ سے پرچہ لیکر خانہ پُری کسی سے کرالیوے اور اُس صندوق میں ڈالدے اور شام کو وہ صندوق محرر کھولکر درج رجسٹر کر لیوے۔ اس تجویز سے خاص و عام کی تکلیف بھی رفع ہو سکتی ہے اور محرر کی غیر حاضری سے کچھہ نقصان

غزل تصنیف حمید الدین سالک بشر

(۱) بحر گناہ میں گر کے گنہگار ہم ہوئے۔
اقدس کے غضب کے سزاوار ہم ہوئے

(۲) غضب خدا سے ہمکو مسیحا بچائیے۔
دام گناہ میں پھنس کے گرفتار ہم ہوئے

(۳) سوتے تھے خواب عصیاں میں غفلت کا ہو برا۔
کتنا جگایا حق نے نہ بیدار ہم ہوئے

(۴) حمال بار عصیاں سے کہتے ہیں یہ مسیح۔
آؤ ہمارے نزد خریدار ہم ہوئے۔

(۵) جلدی مدد کو آئیے ابن خدا پاک۔
رحمت ہو تیری ہم پہ کہ لاچار ہم ہوئے

(۶) ہم کو خدا دکھاویگا فردوس بخیر ان۔
عیسیٰ مسیح کے اب جو طلبگار ہم ہوئے

(۷) بیدینی بت پرستی عیاشی میں غرق تھے
سالک شکر خدا کا کہ دیندار ہم ہوئے۔

اشتہار

از عدالت مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ
کمشنر و منتظم جائداد ناداران مقام لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر ۲ مرجوعہ ۲ مئی ۱۸۹۳ء

جو کہ مسمی گھمنڈا اس پسر پیارا لعل قوم بانیہ ساکن روڑی ضلع سہارنپور نے درخواست اپنی حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت ہذا میں پیش کری ہے اور درخواست کرتا ہے کہ شخص مذکور نادار قرار دیا جاوے لہذا برائے تحقیقات دعاوی قرضخواہان نسبت ناداری ۲۸ جون ۱۸۹۳ء تاریخ سے مقرر ہو کر برائے آگاہی قرضخواہان اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی شخص کو نسبت گھمنڈا اس سائل کے دعویٰ ہو مع ثبوت تحریری عدالت ہذا میں حاضر ہو کر اپنے دعویٰ کو ثابت کراوے اور اگر تاریخ مندرجہ صدر پر کوئی دعویدار حاضر نہ ہوگا تو اسکا قرضہ مندرجہ فہرست و گذارندہ نادار صحیح متصور ہوگا +

اشتہار

از پیشگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

جانکی داس پسر بینی رام بانعیہ	بنام	سمات جیاں بیوہ شادی راجپوت
سکنہ لودیانہ	مطالبہ مالعہ	سکنہ بار نہاڑہ
جانکی داس مذکور	بنام	سمات جیاں مذکور
	مطالبہ	
گوپال پسر گور ولی بھاڑہ سکنہ لودیانہ	بنام	سمات جیاں مذکور۔
	مطالبہ	

حکم اشتہار عدالت کلکٹری ضلع لودیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بگہ اراضی حقیت موضع دوانہ بیاڑہ جسکی منظوری نیلام محکمہ عالیہ چیف کورٹ پنجاب ہو چکی ہے ۱۲ جون ۱۸۹۳ء کو بمقام لودیانہ کچہری ہذا میں نیلام ہوگی اسلئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو خریدنا اراضی مذکور کا منظور ہو عدالت ہذا میں حاضر ہو کر بولی دیوے اگر کسی کو تفصیل اراضی دیکھنا منظور ہو تو دفتر ہذا سے دیکھ سکتا ہے +

اشتہار

از پیشگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

منسارام پسر گوجر مل کھتری	امیر الیسر بخکم قابض جائداد نہال
سکنہ لودیانہ ڈگریدار	گوجر سکنہ کوک دیون

ایصال مال

حکم اشتہار عدالت کلکٹری ضلع لودیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بگہ اراضی حقیت دیون واقع جسکی منظوری نیلام محکمہ عالیہ چیف کورٹ پنجاب سے ہو چکی ہے ۲۸ جون ۱۸۹۳ء کو بمقام لودیانہ کچہری ہذا میں نیلام ہوگی اسلئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو خریدنا اراضی مذکور کا منظور ہو عدالت ہذا میں حاضر ہو کر بولی دیوے۔ اگر کسی کو تفصیل اراضی دیکھنا منظور ہو عدالت ہذا میں حاضر ہو کر دیکھ سکتا ہے +

اشتہار

از پیشگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

رودیا ولد راودھا کشن بانیہ سکنہ	بنام	صوبا ولد منصور ذات وان سکنہ
لودیانہ ڈگریدار	ایصال	جالپور جیدان

حکم اشتہار عدالت کلکٹری ضلع لودیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بگہ اراضی حقیت میں واقع جالپور جیدان جسکی منظوری نیلام محکمہ عالیہ چیف کورٹ پنجاب سے ہو چکی ہے ۱۲ جون ۱۸۹۳ء کو بمقام لودیانہ کچہری ہذا میں نیلام ہوگی اسلئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو خریدنا اراضی مذکور کا منظور ہو عدالت ہذا میں حاضر ہو کر بولی دیوے اگر کسی کو تفصیل اراضی دیکھنا منظور ہو عدالت ہذا میں حاضر ہو کر دیکھ سکتا ہے +

اشتہار

جنرل اسمبلی کے مختصر سوال وجواب کی تفسیر یعنی سوال وجواب جو تمام پرسبٹیرین کلیسیاؤں میں رائج ہے۔ اور جسکا ترجمہ لاہور کی پرسبٹیرین کلیسیا کی طرف سے ہو چکا ہے۔ حال میں اسکی تفسیر کا پادری ایس مارٹن صاحب مشنری ظفروال (پنجاب) نے ترجمہ کیا ہے۔ اور مشن پریس سیالکوٹ میں نہایت صفائی سے عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہے یہ صفحہ ۲۴۵ ہیں۔ قیمت ۱۲ بلا محصول اور مع محصول ۱۴ قرار پائی ہے۔ جس صاحب کو خریدنا منظور ہو قیمت مع محصول بھیجکر منگوالیں +

المشتہر

جے۔ سیمپل اغلا مہتمم مشن پریس سیالکوٹ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا